# قومی شیرازہ بندی کے لئے لائحہ عمل

از

فقیہ العصر حضرت مولانا

مفتی عبدالشکور صاحب ترمذی

نور اللہ مرقدہ

کلمۃ الحق　　　　فقیہ العصر مفتی سید عبد الشکور ترمذی رحمہ اللہ

# قومی شیرازہ بندی کے لیے لائحہ عمل

اتحاد بین المسلمین کی ضرورت واہمیت سے کوئی عقل مند بھی انکار نہیں کرسکتا ہر دور میں اس کیلیے مختلف حضرات اور مکاتب فکر کی طرف سے کوششیں ہوتی رہیں لیکن تاہنوز یہ خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوا۔ اور جب بھی اس سلسلہ میں پیش رفت ہوئی جواب یہی ملا ؂ ابھی کچھ دیر باقی ہے۔ محترم میاں محمد شفیع صاحب مرحوم بھی اس سلسلہ میں اپنی حدتک کافی سرگرم اور کوشاں رہے، اور یہی جذبہ لے کر وہ دنیا سے رخصت ہوئے، اس بارہ میں انہوں نے دیگر بہت سے حضرات اور بزرگوں کے علاوہ حضرت فقیہ العصر رحمہ اللہ سے بھی رابطہ اور ملاقات کی اور خط وکتابت بھی۔ ذیل کا مکتوب گرامی حضرت نے انہیں اسی سلسلہ میں تحریر فرمایا تھا جس میں قومی شیرازہ بندی کے موثر لائحہ عمل کی طرف راہنمائی فرمائی گئی ہے اور اس دور کے اکابر نے اس کی تصدیق بھی فرمائی ہے، چونکہ اس اتحاد واتفاق کی ضرورت اب بھی ہے چنانچہ اس جذبہ کے ساتھ اسے ''مجلہ الحقانیہ'' کے اوارقی صفحات میں شائع کیا جارہا ہے ؂ شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیزم محمد شفیع صاحب سلمہ　　　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے یکے بعد دیگرے دو خط ملے، حالات معلوم ہوئے آپ کے ''جذبہ اتحاد بین المسلمین'' اور اس سلسلہ کی جدوجہد سے خوشی ہوئی۔

کئی سال ہوئے مولانا نیازی صاحب کے ''۴ نکاتی فارمولا'' سے متعلق احقر نے اپنے خیالات کا اظہار کردیا ہے، وہ اس زمانہ کے اخبارات میں شائع

ہوا ہے اس کو ضرور ملاحظہ کیا جائے۔ ''خدام الدین'' لاہور میں بھی شائع ہوا ہے[1]۔

یہ فارمولا مولانا نیازی کو بصیغہ رجسٹری بھی بھیجا گیا تھا، مگر اس کے بعد کچھ پیش رفت نہیں ہوئی، حالانکہ وہ داعی تھے ان کو اسے آگے بڑھانا چاہیے تھا اور اپنی جماعت سے اپنے فارمولا کی تائید کرانی چاہیے تھی تاکہ اس کی حیثیت انفرادی اور ذاتی کی بجائے جماعتی قرار پاتی، مگر ایسا نہیں ہو سکا بلکہ وہ فارمولا ذاتی ہو کر رہ گیا۔ جب تک اس فارمولا کو وہ جماعتی طور پر تصدیق کرا کر پیش نہیں کریں گے، اس کی حیثیت انفرادی ہی رہے گی اور اس پر پیش رفت ممکن نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ان کی جماعت اس سے متفق نہیں ہے اور اب تو ان کی جماعت میں سیاسی طور پر بھی تفریق ہو گئی ہے، اور ایک دوسرے سے بات کرنا بھی گوارہ نہیں، موجودہ سجادہ نشین سیال شریف کے بیانات بھی نورانی صاحب کے خلاف آتے رہے ہیں، ان حالات میں جبکہ یہ جماعت خود بھی ایک دوسرے سے ملاقات کی روادار نہیں ہے کسی وسیع تر اتحاد کی داعی کیسے بن سکتی ہے؟۔

میں مولانا نیازی صاحب کو اس وقت سے جانتا ہوں جب وہ غالباً ۱۹۴۹ء میں خلافت گروپ کے سلسلہ میں ساہی وال تشریف لائے تھے اور ہمارے ساہی وال کے چوک سبزمنڈی میں حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا تھا، مسلم لیگ کے اندر مولانا نے اس زمانہ میں خلافت

---

(۱) آپ کا یہ مضمون گزشتہ ماہ مجلہ ''الحقانیہ'' میں بھی شائع ہو چکا ہے۔

گروپ قائم کیا تھا۔

غرضیکہ جہاں تک ہو سکا ہے ہم نے ان حضرات سے صحیح اصولوں پر ہر وقت تعاون کیا ہے، اور اب بھی تیار ہیں۔

ہم فقہ حنفی کے مقلد ہیں ہمارے اختلافات فقہ حنفی کے راجح اور مفتیٰ بہ اقوال کی روشنی میں طے ہو سکتے ہیں اور جو اختلافات باقی رہ جائیں اور فقہ حنفی میں اس کی گنجائش ہو تو ان پر مفاہمت کی صورت نکل سکتی ہے مگر یہ سب جماعتی رنگ میں ہونا چاہیے اور تکفیری مشغلہ کو بند کرنا چاہیے۔

آپ کو معلوم ہے کہ میری کوئی جماعت نہیں ہے، ذاتی طور پر جو کچھ کر سکتا ہوں کر لیتا ہوں، باقی اس کو بڑھانا جماعتی حضرات کا کام ہے۔ ان کو متوجہ کریں۔

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں سلام مسنون کے ساتھ یہ عریضہ پیش کر دیا جائے اور جو رائے گرامی ہو مطلع کیا جائے۔ والسلام

احقر سید عبدالشکور ترمذی

## تائید: شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

فقیر حضرت مولانا مفتی عبدالشکور صاحب مدظلہ العالی کے اس مکتوب سامی کی حرف بحرف تائید کرتا ہے اور اس کے ساتھ دل وجان سے

متفق بھی ہے۔

فقیر خان محمد عفی عنہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی

۷ر محرم الحرام ۱۴۱۰ھ

## تائید: مناظر اسلام حضرت مولانا علامہ محمد عبدالستار تونسوی صاحب

دامت برکاتہم العالیہ

محترم حضرت مفتی سید عبدالشکور صاحب مدظلہ العالی کی پوری پوری مسائل مشائخ میں تائید کرتا ہوں۔

محمد عبدالستار تونسوی عفا اللہ عنہ

۱۰ر محرم الحرام ۱۴۱۰ھ